سجن اور اس کے مترادف الفاظ کی قرآنی مدلولات اور موازنہ

A COMPARATIVE STUDY OF THE WORD AL- SIJON (PRISON) AND ITS SYNONYMS AND THEIR USE IN THE HOLY QURAN

سید سیار علی شاہ*

د/سائرہ گل**

Abstract

The word Al- sijon "السِّجن" is an Arabic word which means jail or prison. In the Holy Quran as well as in Hadith this word means to imprison or to forbid. As almighty Allah says: "There entered with him (Joseph) two young men in the prison"[1]

Beside the word Al- sijon there are some others words which mean to imprison or to forbid. Such as: (الاسر، الحبس، القید، النکل، الاعتقال، الکبل، الثبت).

Although all the above words are similar in meanings but there is some difference in their meanings, if we look at the words from different angles. For example; the word "الاعتقال" is used for the prison where prisoners are strongly tied with a rope or chain.

The word "الکبل" is used for the prison where prisoners kept for a long time and tortured physically. As well as "النکل" is used for the prison where prisoners controlled with a bridle like animal.

This article deals with the roots of the word Al- sijon and its synonyms to find out their real meanings and show the importance of Arabic language as well as their citation from the Holy Quran.

……………………………………………………………………………

*لیکچرار شعبہ اسلامیات یونیورسٹی آف صوابی

**لیکچرار اسلامیات و عربی، گورنمنٹ گرلز ہائی سکول سنگیاں، ہری پور

سجن عربی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی "جیل" اور "قید خانہ" کے ہیں. قرآن وحدیث میں یہ لفظ "قید کرنے" اور "روکنے" کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے "وَ دَخَلَ مَعَهُ السِّجنَ فَتَيٰن "[2] (اور اس کے ساتھ جیل میں دو نوجوان داخل ہوئے)۔ سورہ یوسف میں یہ لفظ نو(9) مرتبہ آیا ہے۔ جو قید و بند کے معنی دیتا ہے.

سجن کے مترادف الفاظ میں سے الحبس، القید، الثبت، الاعتقال، النکل، الأسر، اور الکبل ہیں. ان الفاظ میں علّتِ معنوی تو "قید ہونا" ہے لیکن کسی نہ کسی زاویے سے فرق بھی موجود ہے جیسا کہ:
" اعتقال "اس قید کو کہتے ہیں جس میں انسان کو رسّی سے مضبوط باندھا جاتا ہے. جبکہ "الکبل" وہ قید ہوتی ہے جس میں دورانیہ طویل اور مشقت زیادہ ہوتی ہے. اور "النکل" کا معنی ہے جیل کے اندر قیدی کو اس طرح روکنا اور کنٹرول کرنا کہ اس کے منہ میں رسّی ڈالی جائے، جس طرح جانور کے منہ میں لگام ڈال کر روکا جاتا ہے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے "إِنَّ لَدَينَا أنكَالًا وَّجَحِيماً "[3] (ہمارے پاس آگ کی لگام اور جہنم ہے).

١- السِّجن

سجن لغت میں اس جگہ کو کہتے ہیں جہاں پر مجرموں کو قید کر دیا جاتا ہے. یہ عربی زبان کا لفظ ہے، جس کے معنی روکنا اور منع کرنا ہے.[4]

ابن منظور نے سجن کے بارے میں کہا ہے کہ "السِّجن بمعنى الحبس، و السِّجين على وزن فِعِّيل، وادٍ من جهنم، و الصُّلب الشديد من كل شيء وهكذا حجر تحت الأرض السّابعة "[5].(سجن قید کو کہتے ہیں، سجن کا لفظ مصدر ہے جس سے سجین کا لفظ مشتق ہے، سجین جہنم میں ایک وادی کا نام ہے، کسی بھی چیز کی صلابت اور قساوت کو کہتے ہیں، ساتویں زمین کے نیچے ایک پتھر ہے اس کو بھی کہتے ہیں).

محمد بن فرحون نے لکھا ہے کہ" أن السِّجن بمعنى الحصر[6]" كما قال الله تعالى"جعلنا جهنم للكفرين حصيراً"[7] أي سجناً و محبساً.[8]

(سجن کے لفظ میں حصر کا معنی پایا جاتا ہے، اور حصر کہتے ہیں "گھیرنے کو" جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ "ہم نے کافروں کے لئے جہنم کو گھیرنے کی جگہ بنائی ہے، امام بغوی نے "حصیر "کا معنی جیل اور قید کیا ہے).

قرآن مجید کی کئی سورتوں میں سجن کا لفظ جیل اور قید وبند کے معنی میں آیا ہے جیسا کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے فرمایا ہے "قَالَتْ مَا جَزَاءُ مَن أرَادَ بِأهلِكَ سُوءً إلّا أن يُسجَنَ أو عَذَابٌ اَلِيمٌ "[9] (اس عورت نے اپنی شوہر سے کہا کہ جو شخص تیری بیوی کے ساتھ بدکاری کا ارادہ کرے اس کی سزا بجز اس کے اور کیا ہو سکتی ہے کہ وہ جیل میں ڈالا جائے یا اس کو تکلیف دہ عذاب دیا جائے).

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ" قَالَ لَئِنِ اتخَّذتَ إلهاً غَيرِي لَأجعَلَنَّكَ مِنَ المَسجُونِينَ"[10](اگر تو نے میرے سوا کسی اور کو معبود مانا تو تجھے بھی ان لوگوں میں شامل کر دوں گا جو قید خانوں میں پڑے سڑ رہے ہیں).

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلّم نے مؤمن کی صفت میں فرمایا ہے کہ "الدنيا سجن المؤمن و جنّة الكافر"[11] (دنیا مؤمن کے لئے جیل اور کافر کے لئے جنت ہے)یعنی دنیا میں ہر ایک مؤمن دنیا کے حرام اور ناپسندیدہ اعمال سے مسجون اور ممنوع ہے، جب کہ کافر شطر بے مہار کی طرح ہے.

۲- الحبس

لسان العرب میں لکھا ہے کہ"الحبس هو كل ما سد به مجرى الوادي في أي موضعٍ، و الحبس بكسر الحاء المهملة، هو حجارة أو خشب تبنى في مجرى الماء لتحبسه، كي يشرب القوم و يسقوا اموالهم، يعني حجارة أو خشب تكون في فوهة النهر تمنع طغيان الماء"[12](حبس سے مراد ہر وہ چیز ہے جس کے ذریعے سے ایک وادی کا راستہ بند کر دیا جاتا ہے، جبکہ "حاء کے کسرہ کے ساتھ "اس پتھر اور لکڑی کو کہا جاتا ہے جس کے ذریعے سے نہر کے پانی کا بہاؤ اور طغیان روکا جاتا ہے)اسی طرح کسی چیز کو اس کی اپنی خواہش کے پورا کرنے سے روکنے اور منع کرنے کا نام حبس ہے.

قرآن مجید میں " حبس "کا لفظ دو مرتبہ آیا ہے جس کا معنی مفسرین نے "منع کرنا" کیا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے"وَ لَئِن أخَّرنَا عَنهُمُ العَذَابَ إلى أمّةٍ مَعدُودَةٍ لَيَقُولُنَّ مَا يَحبِسُه "[13] (اگر ہم ان سے ایک خاص مدت تک عذاب کو روک دیں تو وہ ضرور کہیں گے کہ کس چیز نے عذاب کو روکے رکھا ہے؟)

علامہ زمخشری[14] نے حبس کا معنی "کسی چیز کو مؤخر کرنا" کیا ہے.[15]

امام طبری[16] نے اس آیت کریمہ کی تفسیر میں لکھا ہے کہ" ليقولن هولاء المشركين ما يحبسه، أيُّ شيء يمنعه من تعجيل العذاب الذى يتوعدنا به تكذيباً منه به، و ظنّ منهم إنّ ذلك إنما أخر عنهم لكذب المتوعد"[17](مشرکین ضرور کہیں گے کہ کس چیز نے عذاب کو روک رکھا ہے؟یعنی عذاب الہی کو جھٹلاتے ہوئے کہتے ہوں گے کہ عذاب آنے کا جو وعدہ کیا گیا ہے محض فریب اور جھوٹ ہے)

سورہ المائدہ کی آیت میں " حبس "کا لفظ آیا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ" تَحبِسُونَهُمَا مِن بَعْدِ الصَّلٰوةِ فَيُقسِمٰنِ بِاللهِ "[18] (پھر اگر کوئی شک پڑ جائے تو نماز کے بعد دونوں گواہوں کو روک لیا جائے، اور وہ اللہ کی قسم اٹھا کر گواہی دیں)

۳- الأسر

لفظ "اسر" کے بارے میں ابن منظور نے اصمعی[19] کا قول نقل کیا ہے کہ" الأسر الدِّرع الحصينة، و منه الإسار و القيد، يكون بحبل الكتاف و بمعنى الرّبط أيضاً، و يقول: ما أحسن ما أسر قتبة،

أي ما أحسن ما شُدَّه بالقدِّ، القدّ الذى يؤسر به القتب، رجلٌ مأسورٌ أي مأطورٌ شديدٌ عقدُ المفاصل و الأوصال"[20] (اسر ایک مضبوط زرّہ کو کہتے ہیں، یہ مصدر ہے جس سے "اسار" کا لفظ مشتق ہے ۔جس کا مطلب ہے "مضبوط رسّی سے کسی کو باندھ کر قید کرنا" جیسا کہ کہا جاتا ہے کہ کیا کجاوہ ہے جو تسمے سے باندھا ہوا ہے!)

عبارت میں "قِدّ" اس رسی کا کہا جاتا ہے جس سے اونٹ کے اوپر کجاوہ باندھا جاتا ہے۔"رجلٌ مأسور" اس شخص کو کہتے ہیں جس کا ہر جوڑ مضبوط رسّی کے ساتھ باندھا جاتا ہے۔

قرآن مجید میں یہ لفظ قید کے معنی میں استعمال کیا گیا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے" مَا كَانَ لِنَبِيٍ أن يَّكُونَ لَهُ أسرىٰ حَتَّى يُثخِنَ فِي الأرضِ"[21] (نبی کے ہاتھ میں قیدی نہیں ہونا چاہیئے جب تک کہ ملک میں اچھی طرح خون ریزی کی جنگ نہ ہو جائے)

اسی سورت کی دوسری آیت میں بھی یہ لفظ قید کے معنی میں آیا ہے جیسا کہ ارشاد خداوندی ہے " يٰاَيُّهَا النَّبِيُ قُل لِمَن فِي أيدِيكُم مِنَ الأسرىٰ"[22] (اے پیغمبر آپ کے ہاتھ میں جو قیدی ہیں ان سے کہہ دیں)

سورہ احزاب میں بنو قریظہ کے بارے میں اللہ تعالی نے فرمایا کہ" وَ أنزَلَ الَّذِينَ ظَاهَرُوهُم مِن أهلِ الكِتَابِ مِن صِيَاصِيهِم وَ قَذَفَ فِي قُلُوبِهِمُ الرُّعبَ فَرِيقًا تَقتُلُونَ وَ تَأسِرُونَ فَرِيقاً"[23]

(اہل کتاب میں سے جن لوگوں نے ان حملہ آوروں کا ساتھ دیا تھا، اللہ تعالیٰ انہیں ان کے قلعوں سے اتار لایا اور ان کے دلوں میں ایسا رعب ڈالا کہ ان میں سے ایک گروہ کو تم قتل کر رہے ہو اور دوسرے کو قید کر رہے ہو)

لفظ "اسر" کا جمع "اساری" آتا ہے جس کا معنی "قیدیوں" کے ہیں، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے "وَ إن يَأتُوكُم أسَارَىٰ تُفدُوهُم وَ هُوَ مُحرَّمٌ عَلَيكُم إخرَاجُهُم"[24]

(اور جب لڑائی میں قیدی بن کر تمھارے پاس آتے ہیں تو ان کی رہائی کے لئے فدیے کا لین دین کرتے ہو حالانکہ انہیں ان کے گھروں سے نکالنا ہی تم پر حرام تھا)

۴- الحصر

حصر کا معنی ہے "قید کرنا" اور "سفر سے روکنا" شاہی خانے کو حصر الملک کہتے ہیں، کیونکہ وہ بھی محصور اور محجوب ہوتا ہے، جس کے دروازے پر حاجب پہرہ دیتا ہے جیسا کہ لبید[25] رضی اللہ عنہ کا ایک شعر ہے

و مقامة غلب الرقاب كأنهم جنٌّ لدى باب الحصير قيام[26]

(اور بہت سے موٹی گردنوں والے بہادر ہیں، جو بادشاہ کے دروازے پر کھڑے ہوئے جنّات معلوم ہوتے ہیں) شعر میں "حصیر" کے معنی بادشاہ کے ہیں، اور بادشاہ کو حصیر اس لئے کہا جاتا ہے کہ وہ بھی محصور رہتا ہے اور جسے چاہے اپنے پاس آنے سے روک سکتا ہے.

حصیر کا مطلب مھاد یعنی چٹائی بھی ہے،اور چٹائی کو حصیر اس لئے کہا جاتا ہے کہ اس کے ریشے ایک دوسرے کے ساتھ بندھے ہوتے ہیں جس میں گھیرنے اور مقید ہونے کا معنی موجود ہے.

حصیر کا معنی ہے "قید خانہ" جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے"جَعَلنَا جَهَنَّمَ لِلكَفِرِينَ حَصِيراً "[27](ہم نے کافروں کے لئے جہنم قید خانہ بنایا ہے)

اس آیت کی تفسیر میں امام الثعلبی نے فرمایا ہے کہ حصیر سے مراد قید اور زندان ہے.[28]

ابن عطیہ[29] نے لکھا ہے کہ" الحصير على وزن فعيلُ من الحصر بمعنى السِّجن"[30]حصیر فعیل کے وزن پر آتا ہے جس کے معنی ہے "جیل"

حصر کے لفظ سے "حصور" کا لفظ ماخوذ ہے جس کا مطلب تنگدست اور بخیل انسان کے ہیں۔ قرآن مجید میں حصور کا لفظ آیا ہے جس کا معنی ہے "عورتوں کی خواہشات سے روکا ہوا" جیسا کہ حضرت یحیٰ علیہ السلام کی صفت میں آتا ہے" سَيِّداً وّ حَصُوراً وَّ نَبِيّاً مِّنَ الصَّلِحِينَ"[31]

امام فخر الدین الرازی نے آیت کریمہ کی تفسیر میں لکھا ہے کہ" الحصر في اللغة الحبس. يقال حصر الرجل أي اعتقل بطنه، و الحصور الذى يكتم السّر و يحبسه، و الحصور الضيّق البخيل، المحصور من الإنسان أي محبوسٌ عنهنَّ"[32]

(حصر لغت میں قید کو کہتے ہیں اور "حصور" اس شخص کو کہتے ہیں کہ بات کو دل میں چھپا کر رکھے اور زبان پر لانے سے روکے رکھے،اور "محصور من الانسان" کا مطلب ہے کہ وہ ایک ایسا انسان ہے جو عورتوں کی طرف میلان نہیں کرتا، یعنی عورتوں کی خواہش نہیں رکھتا، حصر کے لفظ سے "حصار" کا لفظ بھی ماخوذ ہے، حصار قلعہ کو کہتے ہیں جہاں پر انسان کو گھیر لیا جاتا ہے)

ابو ہلال عسکری نے لکھا ہے کہ "احصار اور حصر" میں فرق ہے، احصار میں بندے کو منع کیا جاتا ہے لیکن اس میں قید نہیں ہوتا جبکہ حصر اس منع کرنے اور روکنے کو کہتے ہیں جس میں قید بھی ہوتا ہے.[33]

۵-الاعتقال

ابن منظور نے اعتقال کا معنی کیا ہے "منع کرنا، روکنا اور بند کرنا" جیسا کہ عربی ادب میں ایک مقولہ ہے" فلان اعتقل لسانه" فلاں شخص نے اپنی زبان بولنے سے روک دی.[34]

ابن منظور نے اصمعی کا قول نقل کیا ہے کہ اعتقالِ لسان کا مطلب ہے "انسان کا بات کرنے پر قادر نہ ہونا"[35] اور یہی معنی زکریا علیہ السلام کی اعتقالِ لسان کے لئے علامہ طبری نے استعمال کیا ہے.

خلیل بن احمد نے کہا ہے کہ اعتقال مصدر ہے جس سے عقیلۃٌ کا لفظ مشتق ہے اور عقیلہ اس عورت کو کہا جاتا ہے جو اپنے گھر میں مقیّد بیٹھی ہو۔[36] جیسا کہ امرؤالقیس کا ایک شعر ہے:

عقيلة أخدان لها لا دميمة و لا خلقٍ إن تأمّلت جأنِب[37]

اعتقال کا لفظ حدیث میں بھی "روکنے اور منع کرنے" کے معنی میں استعمال ہوا ہے جیسا کہ حضرت ابو موسی اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا ہے کہ" تعاهدوا هذا القرآن فو الّذی نفس محمّدٍ بيده لهو أشدُّ تفلُّتاً من الإبل في عُقلها".[38]

(اس قرآن کی حفاظت کرو، قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں محمد صلی اللہ علیہ وسلّم کی جان ہے، وہ نکل جانے میں اونٹ سے زیادہ تیز ہے جو رسّی میں باندھا ہوا ہو، اور کھل جائے)

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ "إنما مثل صاحب القرآن كمثل الإبل المعقَّلة إن عاهد عليها أمسكها و إن أطلقها ذهبت"[39] (قرآن والے کی مثال رسّی سے بندھے ہوئے اونٹ کی طرح ہے اگر اس نے اس کی نگہبانی کی تو اس کو روک لیا اگر اس کو چھوڑ دیا تو وہ چلا گیا)

اسی طرح عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک اور روایت نقل کی ہے کہ " بئسما لِأحدهم يقول نسيتُ آية كيت و ليت بل هو نسي، استذكروا القرآن فلهو أشدُّ تفصيّا من صدور الرجال من النعم بعقلها"[40] (حفاظ قرآن میں برا انسان وہ ہے جو یہ کہے کہ فلاں فلاں آیت میں بھول گیا اور وہ بھولا نہیں بلکہ بھلا دیا۔ قرآن کو یاد کرنے کی کوشش کیا کرو کیونکہ قرآن لوگوں کے سینوں سے ان چوپایوں کی نسبت زیادہ تیز بھاگنے والا ہے جن کی ایک ٹانگ بندھی ہو اور وہ رسی تڑوا کر بھاگے)

ان احادیث مبارکہ میں لفظ "عَقَلَ" آیا ہے جس کے معنی "روکنا اور باندھا" ہوا ہے، تو اعتقال اس قید کو کہتے ہیں جس میں قیدی کو مضبوط رسّی یا زنجیر سے باندھا جاتا ہے

٦- الكبل

کبل کا معنی ہے "بڑی قید" لغویین نے لفظ "کبل" کی وضاحت میں لکھا ہے کہ کبل اس قید کو کہتے ہیں جس میں مشقت زیادہ اور مدتِ قید طویل ہو جیسا کہ کہا جاتا ہے" كبلت الأسير "(میں نے قیدی کو سختی سے قید کیا)[41]

خلیل بن احمد نے لکھا ہے "كبل يكبل أي حبس في السِّجن" [42] (کبل کے معنی ہے جیل میں قید ہونا)

کعب بن زہیر رضی اللہ عنہ کا مشہور زمانہ قصیدہ بانت سعاد کے ایک شعر میں یہ لفظ آیا ہے

بانت سعاد فقلبي اليوم متبول متيّم إثرها لم يفد مكبول[43]

لسان العرب میں لفظ کبل کے تحت لکھاہے کہ" الكبل، منه كابُل، موضعٌ و هو عجميٌ"[44](کبل کے لفظ سے کابل کانام مشتق ہے، یہ ایک عجمی ملک کانام ہے)کابل[45] پاکستان کے پڑوسی ملک افغانستان کادار لحکومت ہے۔
نابغہ ذبیانی نے اپنے ایک شعر میں بھی کابل کانام ذکر کیاہے

قعوداً له غسّان يرجون أوبه و تُرك و رهط الأعجمين و كابُلُ[46]

۷- النكل

ابن منظور نے لکھاہے کہ" النكل هو ضرب من اللجم، قيل هو نكل لأنه ينكل به الملجم أي يدفع"[47](یہ ایک قسم کی لگام ہے جس کے ذریعے سے جانوروں کو کھینچ کر روکا جاتا ہے)
خلیل بن احمد نے لکھاہے کہ "نکل "لوہے کی لگام اور قید کو کہتے ہیں۔[48]
یہ لفظ قرآن اور حدیث میں قید، لگام، قید کی مشقت و سختی اور عبرت کے معنی میں آیاہے جیساکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے" إِنَّ لَدَينَا أَنكَالًا وَّ جَحِيمًا"[49](ہمارے پاس آگ کی لگام اور جہنم ہے)
علامہ ابن کثیر نے ابن عباس رضی اللہ عنہ کا قول نقل کیاہے کہ "نکل"سے مراد قید ہے۔[50]
صوم الوصال کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایاہے کہ" لو تأخّر لردتّكم كالتنكيل لهم، أي عقوبة لهم"[51]. امام بخاری نے اپنی کتاب میں "تنکیل" کے لفظ سے ایک باب بھی قائم کیاہے"باب التنكيل لمن أكثر الوصال"[52]

امام بخاری نے اس باب کے تحت ایک حدیث ذکر کی ہے"عن أبي هريرة رضى الله عنه نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الوصال في الصوم، فقال له رجلٌ من المسلمين أنك تواصل يا رسول الله قال فأيُّكم مثلي إني أبيتُ يطعمني ربيّ و يسقينِ، فلما ابوا أن ينتهوا عن الوصال واصل بهم يوماً ثمَّ يوماً ثم رأوا الهلال فقال لو تأخّر لزدتكم كالتنكيل لهم حين ابوا أن ينتهوا "[53]

(ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایاہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے صوم وصال سے منع فرمایا، مسلمانوں میں سے ایک شخص کہنے لگا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کہ آپ توروزے رکھنے میں وصال کرتے ہیں تو آپ نے فرمایاکہ تم میں سے کون مجھ جیساہے؟میں رات اس حالت میں گزارتاہوں کہ میرا رب مجھے کھلاتااور پلاتاہے۔لیکن بازنہ آئے اور وصال کرتے رہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلّم نے ایک رات، پھر دوسری رات بھی ان لوگوں کے ساتھ وصال کیاپھر لوگوں نے چاند دیکھ لیاتو آپ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا:اگر ہلال میں اور تاخیر ہوتی تو میں مزید وصال کرتااور یہ آپ نے گویابطور ڈانٹ کے فرمایاجب انہوں نے باز آنے سے انکار کیا.)

اس حدیث مبارکہ میں "تنکیل" کا لفظ آیا ہے جس کے معنی روکنے اور بند ہونے کے ہیں، اسی طرح ماعز بن مالک کی حدیث میں آیا ہے کہ" أمّا والله إن يملني من أحدهم لأنكلنّه عنه"[54] (اگر ان لوگوں میں سے کسی پر مجھے اللہ نے قدرت دی تو انہیں سخت ترین سزا دوں گا) اس حدیث میں یہ لفظ سزا کے معنی میں آیا ہے.

۸-ثبت

ثبت کا معنی ہے "الجرح والحبس "زخمی اور قید ہونا،[55] ابن منظور نے لکھا ہے "ثبات "اس رسّی کو کہتے ہیں جس سے سامانِ سفر باندھ دیا جاتا ہے اور "اثبت" کے معنی ہے کسی چیز کو تسموں سے باندھنا یا کسی کو خوب مضبوطی کے ساتھ باندھ کر نقل و حرکت سے روک دینا اور اپنی تحویل میں رکھنا[56].

قرآن مجید میں ثبت کا لفظ "قید" کے معنی میں آیا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے "وَ إذْ يَمكُر بِكَ الّذِينَ كَفَرُوا لِيُثبِتُوكَ أو يَقتُلوكَ أو يُخرِجُوكَ "[57] (جب کفار نے منصوبہ بنایا کہ آپ کو قید کریں یا قتل کریں یا آپ کو جلاوطن کریں)

۹-القید

قید سے مراد زندان ہے، کسی چیز کو باندھنا اور گھیر لینا، جیسا کہ "قيد الاوابد" کا لفظ اس گھوڑے کے لئے استعمال ہوا ہے جس کی تیز رفتاری اور ہیبت سے شکار اپنے گھونسلے سے باہر نہ نکلے گویا کہ وہ اس گھوڑے کے لئے اپنے گھونسلے میں مقید ہے،[58] جیسا کہ امرؤالقیس کا ایک شعر ہے

و قد اغتدى و الطير في وكناتها بمنجرد قيد الأوابد هيكل[59]

(میں صبح سویرے شکار کے لئے نکلا، اس وقت جب پرندے اپنے گھونسلوں میں تھے، ایسے گھوڑے پر جس پر بال کم اور بڑے بڑے وحشی جانوروں کو گھیرنے والا تھا)

ابن منظور نے کہا ہے "مقيّد الفرس و الجمل "اس جگہ کو کہتے ہیں جہاں پر گھوڑوں اور اونٹوں کو گھیر لیا جاتا ہے[60]

۱۰- الوبق

ابن منظور نے "وبق" کے بارے میں لکھا ہے "وبق بمعنى هلك، و الحاجز بين الشئيين و بكسر الباء المحبس "[61] (وبق کے معنی ہے ہلاک ہونا، دو چیزوں کے درمیان آڑ اور قید و زندان کو کہتے ہیں)

مرتضی الزبیدی نے لکھا ہے کہ موبق قید خانہ کو کہتے ہیں، اور جہنم کی ایک وادی کا نام بھی ہے[62]

قرآن مجید میں " وَبَقَ "کا لفظ آیا ہے "وَ جَعَلنَا بَينَہُم مَوبِقًا "[63] (ہم نے ان کے درمیان حاجز اور ہلاکت کی جگہ بنادی ہے)

"وبق" کے معنی ہے، ہلاکت، قید خانہ یعنی جیل، پردہ اور آڑ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے" أَوْ يُوبِقْهُنَّ بِمَا كَسَبُوا وَ يَعفُ عَن كَثِيرٍ"[64](یاہلاک کردے ان سب کو ان کے عمل کی وجہ سے اور بہت سارے لوگوں کو معاف بھی کرے)

خلاصہ بحث

سجن اور اس کے مترادف الفاظ جیسے الاسر، الحبس، القید، النکل، الاعتقال، الکبل، الثبت اور الوبق میں معنوی التباس پایا جاتا ہے، اگرچہ یہ الفاظ حروف کی اصلیت اور بناوٹ کے لحاظ سے ایک دوسرے سے مختلف ہیں لیکن تعریف اور مفہوم میں بہت قربت پائی جاتی ہے، قرآن اور احادیث کی مثالوں اور استشہاد سے ثابت ہوا کہ ان الفاظ کے بیچ حروف کی نوعیت میں اختلاف کے فوائد اور معنی مراد کے حصول سے خالی نہیں ہیں، لیکن معنوی ربط اور یکسانیت سے لغت عربی کی اہمیت اجاگر ہو جاتی ہے.

سجن اور اس کے مترادف الفاظ اکثر قرآن مجید میں وارد ہیں جن سے قرآن مجید کی بلاغت اور معنی مقصود میں فرق واضح ہو جاتا ہے، جیسا کہ "اسر" کے معنی ہے کسی کو دورانِ جنگ رسی سے باندھنا اور قید کرنا جبکہ "اثبت" کسی چیز کو تسموں سے جکڑ کر باندھنے اور اس کو نقل و حرکت سے روک کے اپنی تحویل میں لینے کو کہتے ہیں، "سجن" کا لفظ عدالت کا جرم ثابت ہونے کے بعد بطور سزا کسی کو قید اور جیل میں ڈالنے کو کہتے ہیں۔

"نکل" اس روکنے اور قید کرنے کو کہتے ہیں جس میں قیدی کے منہ میں لگام ڈال کر کنٹرول کیا جاتا ہے جبکہ "کبل" میں قید و بند کا دورانیہ طویل اور جسمانی مشقت زیادہ ہوتی ہے، اور "وبق" میں قید ہلاکت تک پہنچ جانے کا معنی پایا جاتا ہے. اعتقال کا مطلب جیل کے اندر قیدی کو مضبوط رسّی اور زنجیر سے جکڑ کر باندھ کر رکھنا ہے.

حواشی

1- سورہ یوسف ۱۲: ۳۶

2- سورہ یوسف ۱۲: ۳۶

3- سورہ مزمل ۷۳: ۱۲

[4]- الرفاعي، یوسف، "السُّجون في مصر في العصر المملوكي" ص/۱۱۷، كلية الدِّراسات العليا، جامعة الأردن، ۲۰۰۸ء

[5]-لسان العرب، ۱۳/ ۲۰۴

[6]- محمد بن فرحون، "تبصرة الحكام" ۲/ ۲۳۱، دار عالم الكتب، الرياض، ۲۰۰۳ء

[7]- سورہ بنی اِسرائیل ۱۷: ۸

[8]- البغوی حسین بن مسعود، "تفسیر البغوي" ص/ ۷۳۷، دار ابن حزم، ۲۰۰۸ء

9-سورہ یوسف ۱۲: ۲۵

10-سورہ الشعراء۲۶: ۲۹

11- صحیح مسلم، باب الزھد والرقاق، حدیث نمبر:۲۹۵۶

12-لسان العرب، ۶/۴۶

13-سورہ ھود۱۱: ۸

14-آپ کا نام محمود بن عمر الزمخشری ہے، آپ نے بیت اللہ کی حدود میں کئی سال گزار دیئے اور درس و تدریس میں مصروف رہے جس کی وجہ سے "جار اللہ" کے لقب سے مشہور ہوئے، آپ کی تصانیف میں سے تفسیر الکشاف، اساس البلاغۃ قابل ذکر ہیں۔ (الزرکلی، الأعلام، 7/ 178)

15-الکشاف، ۳/۱۸۵

16- آپ کا نام محمد بن جریر الطبری ہے، آپ طبرستان میں ۲۲۴ ہجری میں پیدا ہوئے اور پھر بغداد کو اپنا مسکن بنایا، آپ ایک عظیم تاریخ دان، محدث اور مفسر تھے، آپ کی تصانیف میں تفسیر الطبری اور تاریخ الطبری مشہور ہیں.(الزرکلی، الأعلام، ۶/ ۶۹)

17-التفسیر الطبري، ۶/۶۹

18-سورہ المائدہ۵: ۱۰۶

19-عبد الملک بن قریب الاصمعی بصرہ میں ۲۰۷ ہجری میں پیدا ہوئے، آپ لغت عربی و شعر کے منجھے ہوئے عالم مانے جاتے ہیں، آپ نے عربی لغت کو جمع کرنے کی کوشش کی اور کئی کتابچے لکھے، جن کو کتب الموضوعات کہتے ہیں، شاعری کا ایک بڑا ضخیم مجموعہ جمع کیا جسے "اصمعیات" کے نام سے موسوم کیا گیا.(الزرکلی، الاعلام، ۴/ ۱۶۲)

20-لسان العرب، ۴/ ۲۰

21-سورہ انفال۸: ۶۷

22-سورہ انفال۸: ۷۰

23-سورہ احزاب۳۳: ۲۶

24- سورہ البقرہ۲: ۸۵

25-لبید بن ربیعہ رضی اللہ عنہ ایک جلیل القدر صحابی ہے آپ زمانہ جاہلیت کے ممتاز شعراء میں سے ہیں جنہوں نے بیت اللہ کے ساتھ اپنے مشہور زمانہ قصائد لٹکائے۔ آپ نے جب اسلام قبول کیا تو شعر کہنا چھوڑ دیا.(العسقلانی، أحمد علی "الإصابہ فی تمیز الصحابہ "۴/ ۴۸۲)

26- دیوان لبید بن ربیعہ، ص/۱۹۹

27- سورہ بنی إسرائیل۱۷: ۸

28-أبو اسحاق أحمد، "تفسیر الثعلبي"۶/۸۶، دار احیاء التراث العربي، بیروت، ۲۰۰۲ء

29-ابن عطیہ: آپ کا نام عبد الحق بن عطیۃ ہے- آپ ۱۰۸۸ء میں پیدا ہوئے، اور ۱۱۴۸ء میں فوت ہوئے، ابن عطیہ اندلس میں غرناطہ کے رہنے والے تھے، آپ ایک عظیم مفسر، فقیہ، اور احکام دین کے ماہر تھے (الزرکلی، الاعلام، ۳/۲۸۲)

[30]-المحرر الوجيز في كتاب العزيز،۵/۴۴۵

[31]-سورہ آل عمران۳: ۳۹

[32]-التفسير الكبير،۸/۳۹

[33]- معجم الفروق اللغوية، ص/۱۰

[34]- لسان العرب،۱۱/۴۶۵

[35]-لسان العرب،۱۱/۴۵۹

[36]-كتاب العين،۳/ ۲۴۰

[37]-ديوان امرؤالقيس، ص/۳۰

[38]- صحیح مسلم، حدیث نمبر:۷۹۰

[39]- أيضاً:۷۹۱

[40]- أيضاً:۷۹۲

[41]-لسان العرب،۱۱/ ۵۸۱

[42]- كتاب العين،۴/ ۷

[43]-ديوان كعب بن زهير، ص/۲۶

[44]-لسان العرب،۱۱/ ۵۸۲

[45]-کابُل: یہ افغانستان کے ایک دریا اور دارالحکومت کا نام ہے یہ عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت میں عاصم بن عمرو اور عبد اللہ بن عمیر رضی اللہ عنہما نے ۲۳ ہجری میں فتح کیا- کابل کے شہر میں مقبرہ ظہیر الدین بابر اور مقبرہ تیمور شاہ درّانی بھی واقع ہیں (اردو دائرہ معارف اسلامیہ،۱۷/۱، دانش گاہ پنجاب، لاہور)

[46]-ديوان نابغة الذبياني، ص/۹۱

[47]-لسان العرب،۱۱/۶۷۸

[48]-كتاب العين،۴/۲۶۵

[49]- سورہ مزمل۷۳: ۱۲

[50]- تفسير ابن كثير، ص/۱۹۳۲

[51]-النهاية في غريب الحديث والأثر، ص/۱۱۷

[52]-الجامع الصحيح البخاري،۳/۳۷

[53]-الجامع الصحيح البخاري،۳/۳۸

[54]- صحیح مسلم، حدیث نمبر:۱۶۹۲

[55]-تاج العروس،۴/ ۴۷۳

[56]-لسان العرب،۳/ ۳۷۲

57-سورہ انفال۸: ۳۰

58-کتاب العین،۳/ ۴۴۶

59-دیوان امرؤالقیس، ص/۱۱۸

60-لسان العرب،۳/ ۳۷۲

61- أیضاً:۱۰/ ۳۷۰

62-تاج العروس،۲۶/ ۴۴۹

63-سورہ الکھف۱۸: ۵۲

64- سورہ الشوری ۴۲: ۳۴